Instructions

Day: M T W T F S
Date: / /20

1. Give numbering to headings

سوال نمبر ۳

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

27

تعارف

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

عقیدہ رسالت:

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

Day: M T W T F S
Date: __/__/20__

اور یہ دوسرے ایمان روشن اللہ پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور رسول پر۔

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

ا) ہدایت کا سرچشمہ:

رسولوں کو انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا جاتا ہے جیسے پہلے رسول کو مخصوص قوم و زمانے کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا ان کے ذریعے ہی انسانوں کی ہدایت کرایا جاتا تھا۔ آخری نبی ساری امت کے لیے نبی بن کر تشریف لائے اور ان کی تعلیمات نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یطع

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ii) اللہ کی محبت کا ذریعہ:

رسولوں سے محبت ہی اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی سیدھی راہ راست پر لانے کے لیے رسول کو مبعوث فرمایا۔ اور رسولوں کے ذریعے اپنی اطاعت سکھائی۔ اپنی فرمانبرداری سکھائی جس پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔

حدیث میں ارشاد ہے:

جس نے رسول کو اپنایا اس نے مجھے اپنایا اور جس نے رسول سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

Date: ___/___/20

iii) اخلاقیات کا سنوارنا:

جب ایک مسلمان رسولوں کی اطاعت کرتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ رسولوں کی ہر تعلیمات پر عمل کرے جن میں رسولوں نے برائی سے روک دیا۔ مثلاً کہ جھوٹ، چوری، حسد، بغض، تکبر سے باز رہنے کا حکم دیا۔ تو ہم پر بھی یہ لازم ہے کہ ہم ان کی تعلیمات سے زندگیاں سنوار لیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"

iv) مقصدِ حیات کی فراہمی:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسانوں کو مقصدِ حیات حاصل ہوتا ہے۔ اس سے پہلے وہ اپنی خواہشوں کی اطاعت کر رہا ہوتا ہے تو یہ اس کی خوشی صرف اس کی بھلائی کی ہوتی ہیں۔ لیکن رسولوں پر ایمان لانے سے انسان کو ایک مقصدِ حیات ملتا ہے۔ جس پر عمل کر کے وہ نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

v) تسکینِ قلب کا ذریعہ:

رسولوں سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا حصہ ہے۔ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچایا اور اس بات

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20___

پس زندگی کا ہر سکون نفس، خوف، حرص اور ہوس سے اللہ کی یاد میں ہے۔ نہ دنیاوی عزت، نہ شہرت میں بلکہ اللہ کے ذکر میں دل کا سکون ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

اللہ کی یاد میں دل کا سکون ہے۔

(۷) باہمی محبت و عزت کا فروغ:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسان ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہے اور باہمی محبت و عزت ان کی تعلیمات کا لازمی جز ہیں۔ رسولوں کی تعلیمات سے انسان ایک دوسرے سے محبت کرتا ہے۔ جس طرح جانور بھی ایک دوسرے کے بچے ہیں اور اس سے خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی اسی طرح انسان باہمی محبت و عزت کے سوا کچھ نہیں۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کا تمہارے اوپر حق ہے کہ ان سے
جان و مال و عزت کی حفاظت کرو۔

(۸) ایک امت کی تشکیل:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسان کا یہ ذہن بنتا ہے کہ سب لوگ ایک ہی امت کا حصہ ہیں۔ اس طرح انبیاء پر ایمان لانے سے ایک امت کی تشکیل ہوتی ہے۔
اقبال نے ارشاد فرمایا:

ع
... کا بنا جو قابل ہیں تو
ہندوستان کا ہر ... جواں سے تاب ... جائے

Day: M T W T F S
Date: / /20

(ii) اقدارِ رحمت کا فروغ :

موجودہ دور میں ہر انسان [illegible] رحمت اور ہمدردی کی تعلیم کی ضرورت ہے [illegible] یہ رحمت اور ہمدردی پیدا کیا جاتا ہے۔ جس [illegible] معاشرے [illegible] ایک دوسرے کا احساس [illegible] انسان کی [illegible] اللہ [illegible] معاشرے میں ایک رحمت کی [illegible] پیدا ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے، اگر اس کے کسی حصے میں درد ہو تو سارا جسم بے چینی محسوس کرتا ہے۔"

(iii) اچھا معاشرتی ماحول کا فروغ:

رحمت سے معاشرے میں اچھائی اور بھلائی کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔ معاشرے میں ہر کسی کو [illegible] نہ صرف خود بلکہ دوسرے [illegible] سے [illegible] کرتا ہے [illegible] ہمدردی [illegible] کے ساتھ [illegible] بھلائی کا اثر دیکھا ہے۔ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے حسن سلوک کیا تھا۔

حاصلِ بحث :

المختصر، [illegible] میں رحجان لانا [illegible] رحمت [illegible] جس سے نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ رحمت کی تشکیل اور اس کے استحکام کا ذریعہ بھی ہے۔

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20__

سوال نمبر ۴

تعارف:

اسلام میں معاملات و زکوٰۃ کا ایک جامع نظام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے مصارف بیان فرمائے۔ جو کہ آٹھ ہیں۔ جن میں فقراء، مساکین، عاملین اور مسافر شامل ہیں۔ زکوٰۃ کے نظام سے معاشرے میں نہ صرف غربت ختم ہوتی ہے بلکہ اس سے مال کی محبت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی لیے زکوٰۃ کا ذکر قرآن میں ۳۲ مرتبہ ذکر آیا ہے۔ جس سے زکوٰۃ و معاملات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

زکوٰۃ:

زکوٰۃ سے مراد ہے کہ مخصوص مال پر ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد اڑھائی فیصد اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان ہوئے ہیں قرآن میں۔ جن میں فقراء، مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب، غارمین مسافر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

سونے پر ساڑھے سات تولہ
چاندی پر ساڑھے باون تولہ

قرآن میں ارشاد ہوا:

و اتوا الزکات

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (البقرہ)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"

Day: M T W T F S
Date: __/__/20

زکوٰۃ کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات:

(i) مال کی محبت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کا روحانی اور اخلاقی اثر یہ ہے کہ اس سے مال کی محبت ختم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دل میں مال کی محبت کی بجائے اللہ اور اس کے رسول کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح وہ محبت کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"مال اور اولاد فتنہ ہیں"

(ii) اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین:

زکوٰۃ کا روحانی اور اخلاقی اثر یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ مال کو میری راہ میں خرچ کرو تمہیں کئی گنا دوں گا۔ اسی یقین پر انسان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝

بے شک توکل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(iii) باہمی محبت کا فروغ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں باہمی محبت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ مال ادا کرنے والے کے دل میں معاشرے کے لوگوں سے محبت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے دل

جس کی حدیث مبارکہ ہے:
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

زکوٰۃ ادا کرو اس سے باہمی محبت
فروغ پاتی ہے۔

iv) معاشرے سے غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس سے معاشرہ اور بھی بہت سی برائیوں مثلاً چوری، ڈاکہ وغیرہ سے بچ جاتا ہے۔ زکوٰۃ کو اگر صحیح طریقے سے ہر ایک صاحبِ نصاب ادا کرے تو اس سے ملک میں بھی غربت کا خاتمہ ہو گا۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

v) جنت حاصل کرنے کا ذریعہ:

زکوٰۃ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بنتا ہے اور اس کے ادا نہ کرنے سے جہنم کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اس طرح ایک آدمی جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اور اس مال سے ان کی پیشانیاں اور پہلو داغی جائیں گی جو وہ جمع کر کے رکھتے تھے۔

vi) مال کے پاک ہونے کا ذریعہ:

زکوٰۃ کا ایک اور روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کے مال پاک
ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مال [illegible]
[illegible]
ہے۔ کسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے [illegible] مال [illegible]
پاک ہو جاتا ہے۔

(xiv) عاجزی کا پیدا ہونا:

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] زکوٰۃ [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] زکوٰۃ ادا کرنے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے
ایک معروف مفکر کے مطابق:

عاجز انسان صرف دوسروں کے سامنے عاجز
دکھتا ہے حقیقت میں اللہ کی ذات اس کے
ساتھ ہے جو کہ عاجز نہیں ہے بلکہ عاجزی
کو پسند کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

المختصر، زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں [illegible]
کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ انسان کے اندر [illegible]
مال کی [illegible] اور عاجزی جیسی صفات بھی پیدا ہوتی ہیں

Sadqat?

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20__

سوال نمبر ۵

تعارف :

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد خلفائے راشدین نے اجتہاد کی اہمیت و ضرورت محسوس کی۔ اور وہاں مجتہدین، صحابہؓ و تابعینؒ نے اجتہاد کے اصول وضع کیے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تو لازم تھا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں دینی مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے جو براہِ راست قرآن و حدیث میں موجود نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دورِ جدید میں علامہ اقبال نے بھی اپنے خیالات سے اجتہاد کرنے پر زور دیا۔ اس کے لیے مجتہد کو عالم فاضل، عاقل، بالغ اور قرآن و سنت پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ دورِ جدید میں ضرورتوں کے پیشِ نظر، بہت سے مسائل ایسے پیدا ہو گئے ہیں جن پر اجتہاد کی ضرورت ہے۔

اسلام میں اجتہاد کا تصور :

اجتہاد کے لغوی معنی ہیں انتہائی کوشش کرنا۔
اصطلاح میں اجتہاد سے مراد :

"کسی عالم کو قرآن و سنت کے مطابق ان مسائل کا حل تلاش کرنا جو براہِ راست قرآن و حدیث میں نہ ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

"اور ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔"

اسلام میں اجتہاد کے اصول:

i) مجتہد کا عاقل و بالغ ہونا:

مجتہد کے لیے لازمی ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو۔ وہ قرآن و حدیث کا عقلی جائزہ لینے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ بچہ نہ ہو بلکہ جوان ہو۔

ii) قرآن و حدیث کا عالم:

مجتہد کے لیے لازمی ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا علم رکھتا ہو۔ اس کو قرآنی تعلیمات اور حدیث کے مطابق پر عبور حاصل ہو۔

iii) ہوش و حواس رکھتا ہو:

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہوش و حواس باختہ نہ ہو بلکہ ہوش و حواس سے مسائل کا حل نکالنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

iv) بدعت سے پرہیز:

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین میں نئی چیز نہ لگائے بلکہ نئے مسائل کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں لگائے۔

موجودہ دور میں اجتہاد کی اہمیت:

i) سائنسی ترقی میں دینی تعلیمات کی ضرورت:

موجودہ دور میں سائنس میں بے پناہ ترقی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20___

سے لوگ جدید ٹیکنالوجی کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ اُن کو اِن کے مسائل کے حل کا نہیں پتا جو کہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی کی وجہ سے درپیش ہیں۔

(ii) اسلامک بینکنگ کے حوالے سے اجتہاد:

اسلامک بینکنگ میں بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ اجتہاد کیا جائے کہ اسلامک بینکنگ واقعی اسلامی اصولوں پر مبنی ہے یا نہیں۔

(iii) عورتوں کے پردے کے حوالے سے اجتہاد:

ابھی بھی عورتوں کے پردے کے حوالے سے تضاد پایا جاتا ہے کہ آیا کہ اسلام میں اس کی اجازت بھی دی ہے یا نہیں۔ اس حوالے سے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

(iv) اسلامی ملک سودی معیشت کے حوالے سے اجتہاد:

اسلامی ممالک دوسرے ملکوں سے سود پر قرضہ لیتے ہیں۔ تو اس بات پر اجتہاد کرنا چاہیے کہ یہ اسلام کی رو سے درست ہے یا نہیں۔

(v) غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات میں اجتہاد:

ابھی بھی یہ تصور عام ہے کہ غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا اسلام کے منافی ہے یا نہیں۔ اس پر اجتہاد کیا جانا چاہیے۔

خلاصہ بحث:

[illegible]
[illegible]
[illegible]

6/